اینجانب

الوداع اے ماہِ رمضاں الوداع
الوداع اے ماہِ قرآں الوداع

وہ بھی افسوس - ہندوستان خصوصاً پنجاب کے مسلمان بے روزگاری کے کال مارے کر نہ سکے رمضان کی آڑ میں منہ چکنے پیٹ خالی کو چھپائے رہتے اور اللہ اپنے دھرم میں اپنا بھرم بنائے رہتے تھے - وہ روزہ دار رمضان شریف بھی تشریف لے گئے اب پیٹنے والوں سے رو کر بھی اتنا کہنے جوگے نہیں رہے - کہ بیچارے بے دانہ پانی کال دے بھوکے نہیں - روزہ سے ہیں - رمضان شریف کے الوداع ہوتے ہی اتنی گنجائش بھی نہ رہی - کہ بھوں کو یہ دم بھی دے سکیں کہ ابھی ٹھہر جاؤ - روزہ کھلنے کے وقت کھانا - آہ وصد آہ - رمضان شریف کے آتے ہی چند مسلمان کے بھوکے پیاسے سفید پوش غیرت مندوں کی باچھیں کھل گئی تھیں - کہ خدا نے رمضان شریف بھیج کر ہماری شرم رکھ لی کہ اب نقاہت ضعف ناتوانی اور غشی بھی ہوئی دیکھ کے کوئی یہ تو نہیں کہہ سکتا کہ بیچارے کم روزی مفلس تلاشِ فاقہ سے ہیں

ہائے بھوکوں کا بھوکے رہنے کا بہانہ جا رہا جمعہ تک رہا ہے
وہ جو اشکوں کی خونباری جو تھے تھمی سواب بھی ہے
وہ سحری ہے نہ افطاری جو تھے گے تھمی سواب بھی ہے

ہائے وہ دن کیا اچھے تھے کہ نہ کھانے کا حساب تھا نہ پینے جینے کا جو جہاں کے ہاتھ لگا - منہ گزشتے سے حلقوں میں پہونچا صاف ہو گئے - وہی دن تھے کہ اللہ بندوں کو مسلمان بنانے سنتوں پر کوڑا لیے رہتے کہ بھرم ہونے لگا تھا - اور گو ہم سے انگریز تو کہاں کیا ہی کرتے ہیں - اس لئے کچھ افطاری کے وقت ایک چاندوال تشتریوں میں رکھ کے دیوانی پوچھنے کو ڈھنگ تو ہندوؤں کو یاد دلوایا کرتے تھے - یعنی اینجانب کے روزوں کی کچھ نہ پوچھو جب تک دو عالی شکوہ اب طرف افطاری کے وقت سینی میں سجا ہوا سامنے نہ رکھا ہو روزہ کو فاقہ ہی سمجھتے ہیں - بعد اس کال کے تو ہیں جہاں کالے کو لوگوں ہی کے کھانے کی سب چیزوں کو آگ لگی ہوئی ہو - وہاں مسلمانوں کو روزہ بے لطف رکھنے سے کے رخصت کا ثواب ہو سکتا ہے - ایسی جگہ تو گویا ہی روزے رکھیں نہ ہندو کر چاہ پانی یا پھلار کھانے کو دن دہاڑے ملتا ہے -

اینجانب دیدہ دلیر اور منہ پھٹ منہ باندھ لوگوں کے منہ پر پھینٹا باندھنے کے لئے خرافات ہی رکھ تو لیتے تھے - مگر قحط سالی میں روزوں کا کچھ مزا ہی نہیں آیا - آس پاس کے یار دوست حق ہمسائے ان کے جائے اتنے بھی نہ تھے کہ ہمت کر کے حاتم کی گور پر لات مار کے دھلی ہوئی کچی دالیں بھی ڈھوبریوں میں رکھ کے بھجواتے رہتے - کہ سات پانچ کی لکڑی اور ایک جنے کا بوجھ ہو جاتا ہاں صرف زبانی ہمدردی ٹھیکم ٹھیک کرتے کو پیٹ کے ٹکڑے ہو جاتے ہیں - ہائے

رمضان میں روزے سے وہ رہنا تیرا + اور ہائے وہ بھوک پیاس سہنا تیرا
بن کھائے تیرا بیچ خستہ وقت سحر + بالصوم فدا نو بیٹے کہنا تیرا

حضرت اس روزہ کے کال نے تو آجکل کے امیروں کی بھی ٹھیک نکلوا دی کہ چیخ اٹھے - کسی نے عام طور پر روزہ کشائی کا نام بھی نہیں لیا - جو اینجانب کے کانوں کان تک خبر پہنچتی - اگر کسی نے بڑا تکیا مارا تو اپنے ہی کنبے کے کنبہ کے دو تین اگلے اور ایک دو پچھلوں کو گھر کے پرے کوٹھے کے اوپر کی چھت پہ جہاں کسی ایرے غیرے نتھو خیرے روزہ دار بھوکے آدمی کا عنقا کے خیال اُڑ کے نہ جا سکے - لیجا کے ایک چھوارے کا ہزارواں ٹکڑا ادھر کی طرح چکھا کے پانی سے گل بھر دھتا بتا دی - روزہ کشائی کیا ہوئی گویا سائیوں کی پنچایت میں صرف جیبوں کی لپا لپ ہوئی - اب تک یہی سنا کرتے تھے کہ کہنے کی زبان نہیں پکڑی جاتی - مگر اب یہ بھی سنا کر کھانے پینے کا ہاتھ بھی پکڑا نہیں جاتا - کہ کوئی بیچارہ بھوکا کے اپنے روزے کی مہمانی تو کر لیتا - کھاتے پیتے مسلمانی پر یہاں تک نوبت کالی سے کام لے رہے ہیں - کہ سمجھ میں بھی روزہ کشائی بھیجنے سے معذور ہو گئے ہیں - سامان دولت کی عزت نہ کریں تو چند روز میں بے عزت ہو جائیں لیکن افسوس یہ نہیں سمجھتے کہ دنیا چند روزہ ہے - ترجیع سے

غافلے زندگانی چند روز + اور اس میں یہ جوانی چند روز

سدا دن ایک سے نہیں رہتے - دیکھ لو کل روزہ تھا آج روزی ہے اگر یقین ہو تو نوروزی فیروزی سے پوچھ لو - جہاں روزہ کبھی کسی نے سنا ہی نہیں - بہیروں نے خیر پیکر کر دی - ابھی چند سال ہوئے کہ مالدار بھی سالوں میں افطاری کو دال ترکاری - اور سحری کو خمیریاں بھوکے پیاسے روزہ داروں کو دے نکلا کرتے تھے - مگر اب ایسی دم سکیڑ بیٹھے کہ جھوٹے ہاتھوں خیر کو بھی پکڑا نہیں دیتے - گھر کی ڈیوڑھی پر چوکیدار بٹھا رکھے ہیں بعضوں نے کوچہ بندی کر کے ایک ہی چوکیدار سے محلہ بھر کی خیر کا دروازہ بند کرا دیا - کہ گھر کی بلا گھوڑی میں جا رہے - دولت کا نشہ اُڑا کڑا آثار ہے

انکا خیال ہے کہ سنڈاس کبھی تھوڑا بہت کیچڑ پانی نکال کے بھی صاف نہ کیا جائے - گنج قارونی بوجھ اپنے سروں کے لئے رکھے ہوئے ہیں - بوجھ ہٹانے کو انکا جی نہیں چاہتا - خدا کرے ایسوں کی ٹھیک نکل جائے - ہندوستان قحطستان کا تو اب یہ حال ہے ؎

جا کر جو نہ آئے یاں کا پیسا دیکھا
آ کر جو نہ جائے وہ گرانی دیکھی

فاقہ مستوں سے رمضان شریف ضرور ناراض ہی ہو گئے - کہ گرانی سے آؤ بھگت میں بہت سی باتیں نبھ نہ سکیں - خیر جی عید ہونے سے روزہ داروں کو عید ہو گئی کہ روزہ تو رہا نہیں - جو اُسی کے کھانے کے غم میں گھُلتے رہتے - اب تو روزی کا غم کھا کے دل خوش کر لیا کرینگے

دل کے خوش رکھنے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

یاران ہم قالب

فکرِ معاش ذکرِ خدا یادِ رفتگاں
تھوڑی سی زندگی میں بھلا کوئی کیا کرے

مگر کیوں نہیں سکتا - حوصلہ چاہئے اور اُمنگ - استقلال ہو اور ترنگ ورنہ کونسا ضروری کام بیکار رہتا ہے - جو لگا پٹا چھوڑ دیا جاتا ہے - ادھر دیکھئے - اگر مسٹر بخار حرارت الدولہ نے اپنا رنگ جمایا ہے - تو گرما گرم مضامین لکھیئے - پھر وہ اگلی پچھلی رتی تڑا کے بھاگنے کہ آپ بھی یاد ہی کریں - ناک ہو گئے کیا اچھا منتر - ٹوٹکا بتایا ہے - اسی طرح کوئی مشکل درپیش ہو - پنچ کے دربار میں چلے آئیے بیدھڑک یہاں وہ توڑ جوڑ بتائے جائیں - کہ آپ انگشت بدندان رہ جائیں - اِدھر سنئے عرصہ ہوا - لندن پنچ کے ایک چلتے پرزے نامہ نگار نے لکھا تھا کہ آجکل کوئی مضمون ہی نہیں سوجھتا - دماغ کھوکھلا ہو رہا ہے - کیا کریں مجبور ہیں - حضرت اڈیٹر کب چوکنے والے تھے - انہوں نے لکھا کہ ہم ہرگز بھی یقین نہ کرینگے - اور یقین کرانا ہی چاہتے ہو تو سر کو پھوڑ ڈالو -

اسی طرح بعض احباب لکھ دیتے ہیں کہ فرصت نہیں ہے - ایک حضرت فرماتے ہیں - کام کی زیادتی ہے - دوسرے صاحب بتاتے ہیں - کہ بال بچوں کے دھندے اور موئی جان کے جنجال میں پھنسا ہوا ہوں -

لیکن اگر ذرا بھی غور کیا جائے - تو ان کاموں اور جنجالوں میں سے بھی بڑے بڑے مصالحے (مضامین) نکل سکتے ہیں - ہاں اگر چاہئے کہ کوئی بار چون کو ادا نہ بات [illegible] پڑتا ہے - تو بات ہی دوسری ہے - آج جو انجانب نے نظر دوڑائی - تو پنچ کے مضمون نگاروں کی ٹولی کی ٹولی پائی - لیکن سخت حیرت آئی جب دیکھا کہ معمول سے [illegible] تیرہ تیزی کی کھنگنی کھائی - دل نے یادداشت کرانے کی ٹھیرائی - کیوں [illegible] ٹھیک جانی

حضرت آدم النظر فار - دشمن چھپنے [illegible] - ایک صورت دکھا کے ایسے غائب ہوئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ -

حضرت آزاد - ہیں نا قابل داد - کیا معنے اگر اپنی آزادی کی بہار دکھائیں - تو آزاد کہلائیں -

حضرت امین - اپنے جمع جتھے کی امانت میں اس قدر مشغول ہیں کہ فرصت ندارد - حضرت سیونگس بنک میں رکھئے سیونگس بنک ہیں -

مسٹر ایم ایم - مہربانی سے معرکے کے مضامین لکھ بھیجتے ہوئے نوٹس اپنے بھیجے ہوئے مضمون سے نکال کر پنچ کا خانہ مجلس کے [illegible] کریں -

حضرت بسمل - ضرور کسی کی تیر نگاہ کے گھائل ہو گئے ہیں - جو برسات کی کہانی [illegible] برسات کی رُت دکھلاتے اور یونہی تڑپاتے ہیں -

حضرت بیاں (ذکوسی کلاں) بیٹھے ہوئے ہیں کالے کوسوں - جیسی رفتہ مضامین میں تھوڑی سی تیزی لگائی ہے -

حضرت بیکل - آجکل بیدھڑک چین سے آرام ہیں - جو ذرا قلم چلانے کی بھی مہلت نہیں پاتے -

حضرت تمنا - کسی دربار میں آنے کی تمنا ہے - ایسے یار تمنا پوری کر دو - کو کیا اصلاح ہے -

مسٹر حباب - کے مضامین بالکل غائب [illegible] پانی کا بلبلہ ہیں - ایسی نہیں بدلی ہے حضرت - اور کیا -

حضرت ح - ن - کیا القصہ حیات نہیں ہیں - نہیں و السعداء کی کہنا [illegible] ہائے افسوس - بھئی تھے اچھے آدمی -

حضرت خواہ مخواہ - اگر کبھی خواہ مخواہ آ جایا کریں تو نکالے نہیں جائینگے - اس بات سے مطمئن رہئے - شاید جھجکتے ہو -

حضرت رامچندر - دشمن ہی نہیں ہوتے - دسہرا آیا ہوا ختم - ان کے مضامین ہو گئے ہضم -

حضرت رفیع الخیال - کی بلند خیالی اُس حالت میں تسلیم کی جا سکتی ہے

جیکو کئی مہینے تک ہفتہ وار حاضری دیں اور نکلے نہ چھٹیں -

حضرت رواں - کے نظم میں روانی نہیں ہے - کیا معنی انکو تو چلتا رہنا چاہئے تھا - یہ سوڈا کیوں اٹک گیا *

حضرت سلطان الشعراء - اپنے منہ میاں مٹھو بنتے ہیں - یاد رکھئے - یہ ٹکسالی اشعار - رباعیاں مذاق میں نہ گذر جائینگے - سلطان الشعراء بیٹھے -

حضرت سیماب - کو تو نچلا نہیں بیٹھنا چاہئے تھا - معلوم ہوتا ہے - نقلی سیماب ہیں - کیوں ہے نا ٹھیک بات ؟

حضرت شرر - تو ٹلی لی جھڑ ہوگئے - تب بات گزرگئی اور آپ غائب ابھی حضرت ہوشیار - شاہ کابل آیا چاہتے ہیں -

حضرت شیخ راست گفتار - شاید اس وجہ سے کبھی کبھار آ جھکتے ہیں کہ انکی راست گفتاری کی قدر نہیں کی جاتی - ابھی قدردان ہم ہیں ہم - آپ شوق سے آیئے *

حضرت شیر افگن - خدا کے لئے اپنے نام کی لاج رکھیں - اکھاڑے میں آئیں اور غرائیں *

حضرت ظفر - مظفر و منصور ہو سکتے ہیں - بشرطیکہ چاشنی دار چٹکلے پیش کرتے رہیں *

حضرت عاشق - ایسے مشتاب کے عشق میں پھنسے کہ اب تک گردن ہی نہ اٹھائی صورت ہی نہ دکھائی -

حضرت عقدہ کشا - کسی عقدہ کشائی میں ہمہ تن مشغول ہیں - اجی حضرت ادھر دربار ہی آپکے منتظر ہیں - بولو کیا سمجھے ؟

حضرت کیفی - واللہ اعلم کس کیفیت میں ہیں - ایک دفعہ جھڑاکا دے دیا تھا - لیکن آپنے ہنسہ پر ٹوک دیا تھا تب سے کم ہوگئے *

حضرت شعلہ بار - بیشک دل جلے - جوانمرد - کھاڑ بہادر ہیں - شاباش بیٹے رہو *

حضرت مجنوں - کسی لیلیٰ وش سیمتن کے پھندے میں پھنسے ہوئے ہیں کیا ؟ مہینوں غائب - کیا خوب *

حضرت مہذب ظریف - چلتی ہوئی ظرافت کا رنگ تو دکھایا لیکن پھر ہوگیا اکل کھرا - یہ کیا بات ہے یار آپہا *

حضرت ناصح - ایک دفعہ نصیحت دیکر گھر کے شاہ بن گئے - کہیں اس سے مطلب برآری ہوئی ہے بھلا - نصیحت دیئے ہی جاؤ بھیا -

حضرت نقی - کو کیا اس قدر نقاہت ہے کہ دو چار چٹکلے بھی نہ بھیج سکیں خاموش ہی پڑے رہیں - ادے یار ادھر آؤ - ہنسو ہنساؤ *

حضرت وحشت - اپنی گرد نوردی چھوڑیں - دربار دربار میں آئیں اور تہذیب کا سماں دکھائیں *

حضرت وحشی - خاموشی میں حضرت وحشت کے بھیا بن گئے - کیوں جی یہ کیا کانا پھوسی کرتی ہے - بولو تو سہی *

بقلم مسٹر اے - آر - میرٹھی از لکھنو

نوٹ - حضرت ایرکو چھلنا نہ دیا کہ مہاورٹ ہوتی * تو ہیچ

وہ شیفتہ کہ دھوم تھی حضرت کی زہد کی
میں کیا کہوں کہ رات مجھے وہ کہاں ملے

کوہ بور ٹھن اور یاروں کا مذاق

شام کا وقت ہے - تخمیناً چھ بجے ہونگے - ماہتاب کے گول اور شاندار چہرے کی چمک سے گرم گرم شعاعوں کی تیزیاں کم ہوگئی ہیں - جانفزا باد صبا کے جھونکے دامن کوہسار پر آزادانہ روی کر رہے ہیں - وہ دھوپ جو ابھی ابھی بلند بلند عمارتوں اور اونچے اونچے پہاڑوں پر اپنا نورانی سایہ ڈالے ہوئے تھی - اب زمانے کی انقلابی حالت کے ساتھ اہل عالم کے چہروں سے اپنا سنہری نقاب بڑی ہی حسرت سے اُتار رہی ہے *

اس وقت ماہ دولت اپنے دو چار دوست کو ساتھ لیکر پہونچے بور ٹھن پر جہاں ٹھہرے دو مکان - ایک تو گوشائیں جی کا - دوسرا حلوائیوں کا گو شائیں جی کا مکان گو پر فضا جگہ پر ہے - لیکن بے مرمتی کے باعث ہوگیا ہے خراب - یاروں کی رائے ہوئی کہ ٹھہرو دالان میں حلوائیوں کے - لیکن مشکل یہ ہے کہ جہاں ٹکے ہوئے ہیں - جلاہے - درزی اور قصاب بھائی - یہ جگہ دیجئے - خیر صاحب - پہونچے وہیں - جہاں یاران طریقت تھے جمع - ذرا وہاں کی حالت بھی ملاحظہ ہو -

ایک جو وہ ہاتھ کے پختہ دالان میں آدھی دور تک ایک فرش بچھا ہوا ہے اور اُسی کے ایک کونے میں جو طارونق ہے - اور اسپر ایک بڑا استاد دیگچہ چڑھا ہوا ہے - اور ایک کالا اور مسٹنڈا شخص دونوں ہاتھوں سے کفگیر پکڑکر زور زور کرکے دیگچے کے اندر کی چیز کو چلا رہا ہے - اور اسکے اندر سے بڑا کھڑکی آواز آتی ہے - جیسے کوئی روڑا دیکر ملاتے - اور اس فرش کے بیچوں بیچ میں ایک

رونق افروز ہیں - اور گرد بھی اکثر لوگ بیٹھے ہیں - ذرا قریب جاکر دیکھئے میں کون اہو ہو ہو یہ تو معشوق صورت معلوم ہوتے ہیں - اس میں شک نہیں کہ رنگ ہے سیاہ - لیکن واللہ ابھی تک بھولا پن ٹپکتا ہے - اچھا بھئی چلو صاحب سلامت تو ہو - نواب صاحب تسلیمات عرض ہے - کیا حضرت ہم لوگوں کو بھی تھوڑی سی جگہ عنایت ہوگی - تسلیم بھئی تسلیم - جگہ کی تو وہ قلت ہے کہ تو بہی بھلی - حضرت یہاں تو بہت تنگی ہے - آدمی پر آدمی پڑا ہے - آپ لوگ یہیں تھہریئے - یا اوپر چلے جائیے - یہ کہکر درزیوں نے لیا رستہ جسم کا - دالان ہوئے خالی - ایک دوست نے منگایا اپنا فرش اور بچھا دیا اُن سبھوں کی دری کو اکٹھا اور بٹھا دیا دو لڑکوں کو اُسکے اوپر اور مصروف ہوگئے کھانے کے انتظام میں غرض ان باتوں سے فراغت کرکے پہونچے اُسی دالان میں - اتنی دیر جو درزیوں کو فرصت ملی - ہم لوگوں کے فرش پر جتنے تھے چادر اوڑھ اوڑھ کر ہو گئے دراز دیکھکر پٹھانوں کو سوجھی شرارت - منگائی ڈھولکی اور اُسپر دی تال - اس تال سے یاروں کو کیا حال - اور لگے کھیلنے حال قال - اور ہونے لگا معانقہ - کسی نے تاک کر رکھ دی - ایک لونڈے معشوق کے پیٹ پر لات - اور نکل آئی اُسکے منہ سے بھاپ - بس مچائی اُس نے حشرات - باقی سونے والے بھی اُٹھے کھا کھا کر لات دالان ہوگئے دوبارہ پھر خالی - وافر جگہ ہو جانے سے ہوئے لیٹ قال نزاع یعنی

کسی کی کسی کو خبر ہی نہیں

اکھو بکرا کر لنگی دی - اور لٹے دھڑا دھڑ چاروں شانہ چت - کسی کے کاندھے پر ہاتھ رکھ اور دوسرے ہاتھ سے بازو پکڑ طلیف کرکے جھٹکا جو دیا بڑھے منہ کے بل جاتے رہے - بھئی مبارک کی ذری لوک دب گئی - غرض حال قال میں اُچکتے کودتے ایک پٹھان بھائی - پہونچے بڑھے کے پاس - اور اچھی طرح دیکھ بھال کر دست مد کے ساتھ بف (حال قال) تمام کر بف بف بف کرنا شروع کر دیا ؎

بڑے پاک طینت بڑے صاف باطن
امیر آپ کو کچھ ہمیں جانتے ہیں

کچھ دیر بعد جب دوسری طرف لوگ مخاطب ہوگئے تو حضرت ہم اُس شخص کی کمر چھوڑ کر بڑے زور سے پیچھے کو اُچکے اور ایک لات چوٹے پر اس زور سے ماری کہ دھڑام سے دیکھی پیچھے جا رہی - اب تو نہ پوچھئے - بجائے ہا - ہو - بف کے تو تو تو - ہی ہی ہی - ہا ہا ہا ہونے لگا - اور درزیوں نے جو اپنے دودھ کی یہ حالت دیکھی کلیجہ تھام کر رہ گئے - لیکن ایک صاحب نے غصہ میں آکر کہنا شروع کیا کہ جناب خانصاحب یہ آپنے ہمارا دودھ کیوں گرا دیا - اس نے کیا قصور کیا تھا - خانصاحب نے بجائے جواب بف کرکے منہ پھیر لیا اب دوسرے آدمی نے دوسری طرف سے اُسی بات کو کہا - کہ خانصاحب یہ آپنے کیا کیا - پھر آپنے بف کرکے اُس کی طرف چوتڑ کر دیا - انکے اور لوگ بھی اسجانب تو پہلے ہی سے قہقہہ لگا رہے تھے - لیکن اب خانصاحب کے اس مسخرا پن نے بھی منہ پھیر دیا اور چوتڑ پھیرنے سے درزی جھلائے اور فحش گالیاں سنانا شروع کر دیا - مختصر یہ کہ اسی ہڑبونگ میں رات ختم ہوگئی - اور صبح ہوتے ہی درزیوں نے اپنا ڈیرہ ڈنڈا اُٹھا اور ناچر گنڈ کا رستہ لیا ؎

پھر ملینگے اگر خدا لایا

راقم ایم ایم سہسرامی

میدان صحیفہ نگاری کے شمشیر زن یا صدف سخنوری کے دُر بے بہا پنچ - تسلیم - آداب کی قلم بالائے طاق رکھکر فضل الاخبار کا اشتہار موضحہ گیارہ نمبر تک پہونچتے ہی نکل گیا - پر شمیں پر چہ شت از بام گرے ہوئے پہونچا - اسکی چوٹ بھی ابھی اچھی نہ ہوئی تھی کہ ناظرین کے دلوں میں سرمہ لگا کر بیہودہ مذاق - حضرت کیسی کیسی سخندانی کر جس سے لب سے لب چپک جائیں - اور جناب قمر کے قہقہوں سے دلوں کی رونق میں کہاں ہے آتشفشانی سے یار کے سوسن میں کا مزہ دے گئی - اور اسکے خلاں صاحب کی خلاں صاحب کہا کرتی تھیں - کہ ایسے ضمیمہ پنچ میں جو کوئی ان صاحبوں میں سے ہمارا دل خوش کریگا تو ہم بھی دماغی ڈبیہ میں سے لیکر سوتے لفظ نکال کر قلمی تحریر سے ضرور داد دینگے - لیکن چھلی وہ ہی مثل ہوئی ہے

تم رہو الگ الگ اور ہم جا بس تم کو - تم ملا غیروں سے اور ہم تمہیں تکو

چونکہ ضمیمہ پنچ کا میدان ان کشتی گیروں کا اکھاڑا ہے جو پوری پوری پیداواں کریں اور دکھانے کی رونق بھی اُن ہی لوگوں سے ہے کہ جو اپنی طاقت سے دوسروں کی پیٹھ زمین سے لگائیں - ورنہ کہ اُن لوگوں سے جو بے میل بے جوڑ

تمام کا وقت ہے ٹھنڈی ٹھنڈی فرحت افزا ہوا چل رہی ہے - اور مسٹر لٹھ مار کے پرچہ پنچ مذاق کو یاد کرکے لطف افزا رہی ہے - لیکن ہری ہری ٹہنیاں - جھوم جھوم کر سرنگوں - جن سے زبان حال کہہ رہی ہیں - ہماری رعایت میں استقدر تم کیا ابھی نہیں - آنکھ جانگے سے اتنی بیل ابھی نہیں - چونکہ زمانہ کی حالت مستقل نہیں اسی سے یار دوستوں سے کہاں گنتی ابھی نہیں - چاروں کی زندگی ہوتی جیسا بھی نہیں - صاحب سے کچھ پرستش یہاں بعض لوگوں